قاتلانہ ہتھیاروں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں...
عجیب عجیب طریقے استعمال کیے جاتے ہیں لیکن فلپ ایشر کو
مارنے کے لیے جس چیز کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا تھا
پولیس فورس میں بیس برس سے زائد کی ملازمت میں ایسا
عجیب اور ڈراؤنا ہتھیار ہماری نظر سے نہیں گزرا تھا۔
یہ ہتھیار انسانی کاسہ سر تھا... انسانی کھوپڑی۔
کروتی اور میں لاش کے قریب کھڑے تھے۔ لاش کا
سر کھوپڑی کی پہلی یا دوسری ضرب میں انڈے کے خول کے

انکشاف

امجد رئیس

اس سادہ مزاج شخص نے اپنے باس کو قتل کر دیا تھا... کیس سیدھا سادہ تھا اور قاتل اعترافِ جرم کر چکا تھا... مگر سراغ رساں بے ضرر آدمی سے معمول کے سوالات کرتے کرتے طویل کہانی میں الجھتے چلے گئے... قاتل بھی ہر نئی بات کے ساتھ مسلسل نئے نئے انکشافات کرتا گیا...

دبیز تہوں میں چھپے رازوں کا پینڈورا بکس جس کے کھلنے کا آخری وقت آگیا تھا...

مانند کھل گیا تھا۔ یہ اندازہ کرنے میں قطعی دقت نہیں ہوئی کہ قاتل کی ضرب کے پیچھے شدید قوت تھی۔

میں نے لاش پر سے نظریں ہٹا کر کمرے کا جائزہ لیا۔ یہ ایک وسیع اسٹڈی روم تھا۔ چرمی جلد کی کتابوں سے دو دیواریں آراستہ تھیں۔ تیسری دیوار پر نوادرات موجود تھے... قدیم سینٹرل امریکا اور میکسیکو کے آرٹ و کرافٹ کے نمونے... مٹی اور لکڑی کے بنے ہوئے نمونے اور ہتھیار وغیرہ۔

کمرے میں ٹیک کی لکڑی کی دو میزیں اس طرح رکھی تھیں کہ ایک دوسرے کے بالمقابل آ گئی تھیں۔ ایک میز بڑے سائز کی تھی جو مختلف اشیا رکھنے کے لیے زیرِ استعمال تھی۔ دوسری میز کام کرنے کے لیے تھی۔ کمرے میں دیگر فرنیچر بھی تھا جو زیادہ تر چمڑے اور ٹیک ووڈ کے امتزاج کا حامل تھا۔ کمرا آرام دہ اور خوب صورت تھا تاہم اس وقت ایک لاش کی موجودگی نے کمرے کا تاثر بدل دیا تھا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ اگر لاش کو نظرانداز کر بھی دیا جائے تو کمرے کی خوب صورتی، کتابوں اور آرٹ کی موجودگی کے باوجود کمرے میں کوئی اَن دیکھا سا اسرار محسوس ہو رہا تھا۔

کرونی کی آواز آئی۔ ''اگر یہ سب کچھ میں نے بذاتِ خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا تو مجھے کبھی یقین نہ آتا۔''

''ہوں۔''

اس نے اپنے سر کے گنجے دائرے کو سہلایا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہاں کافی وقت گزار لیا ہے... کیا خیال ہے؟''

''ہاں کافی سے زیادہ۔'' میں نے اتفاق کیا۔

ہم دوسرے پٹ کے دروازے سے گزر کر ہال میں آئے۔ ہال کے انتہائی جانب لیونگ روم تھا۔ یہ کمرا بھی ٹیک ووڈ اور آرٹ کے نمونوں سے مزین تھا۔ یہاں ایک طویل صوفے پر دو پولیس کے جوان مستعد کھڑے تھے۔ صوفے کے درمیان ڈگلس فونٹن بیٹھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر دھرے تھے۔ اس کے چہرے پر موٹے شیشوں کا چشمہ تھا۔ چشمے کے عقب میں اس کی آنکھیں یوں جھپک رہی تھیں جیسے اسے کچھ نظر نہ آ رہا ہو۔

اس کی عمر چالیس کے قریب تھی۔ ڈگلس کے بال مٹی کی رنگت کے تھے۔ وہ پتلون اور گہرے نیلے رنگ کی قمیص میں ملبوس تھا۔ وہ ایک ڈرپوک اور بے ضرر شخصیت کی عکاسی کرتا تھا لیکن ایسے ڈرپوک آدمی نے قتل جیسے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ تیس منٹ قبل ہیڈکوارٹر میں اس کی کال آئی تھی۔ فون پر اس نے فلپ ایشر کے قتل کا اعتراف کیا تھا۔

ڈگلس کی دائیں آستین پر خون کے خشک دھبے نظر آ رہے تھے۔ ایسے نشان اس کے دائیں ہاتھ کی پشت پر بھی تھے۔

مقتول ایشر اور ڈگلس فونٹن کے بارے میں ہمارے پاس جو معلومات تھیں، اس کے مطابق ایشر شہر کے پوش علاقے میں اسپینش اسٹائل کے قیمتی ولا کا مالک تھا۔ ڈگلس اس کا سیکریٹری تھا۔ قتل کے وقت جائے واردات پر اس کے سوا کوئی اور موجود نہیں تھا۔

ڈگلس جیسے شخص نے قتل کیسے اور کس محرک کے تحت کیا؟ ہم اس سے بے خبر تھے۔ نہ ہی ہم آلۂ قتل کا سامنا کرنے کے لیے تیار تھے... اس نے کھوپڑی کیوں استعمال کی اور کھوپڑی آئی کہاں سے؟ مقتول کے کمرے میں کئی اشیا ایسی تھیں جن کو آلۂ قتل کے طور پر استعمال کیا جا سکتا تھا۔

ڈگلس ایک ہی حالت میں اندھوں کی طرح پلکیں جھپک رہا تھا۔ میں اور کرونی اس کے دائیں بائیں صوفے کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کمرے میں اسے کچھ نظر نہیں آ رہا ہو۔ پہلے مجھے خیال آیا کہ وہ آفٹر شاک میں ہے لیکن جب میں نے اس کا نام پکارا تو اس نے جھٹکا کھا کر نظریں اٹھائیں۔ اس کی نگاہیں میرے چہرے پر گڑ گئیں۔

''میرا خیال ہے کہ تم ہمیں کچھ بتانا چاہ رہے ہو۔'' میں نے اسے مخاطب کیا۔ ہم نے پہلے ہی اس کے قانونی حقوق کا خیال رکھا تھا۔ تاہم وہ خود ہی وکیل کی موجودگی میں بات کرنے کے اپنے حق سے دستبردار ہو چکا تھا۔

''میں نے ایشر کا قتل کیا ہے۔'' وہ بولا۔ ''میں یہ بات پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ حالانکہ مجھے خیال آیا تھا کہ اعتراف نہ کروں بلکہ اسے ڈاکے کا رنگ دے دوں لیکن میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں اور نہ مجھے اعتماد سے جھوٹ بولنا آتا ہے۔ لٰہذا میرا اندازہ تھا کہ اس طرح میں جلد ہی پھنس جاؤں گا۔ بہتر ہے کہ سیدھے طریقے سے اعتراف کر لیا جائے... ساتھ ہی مجھے ایسی کوئی خاص پروا نہیں رہی تھی کہ آگے میرے ساتھ کیا ہوگا؟''

''یعنی تمہارا جان بچانے کا نامعلوم ''محرک'' ختم ہو چکا تھا۔'' میں نے اندازاً کہا۔ وہ خاموش رہا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد میں نے دوسرا سوال کیا۔

''تم نے اپنے باس کو کیوں قتل کیا؟''

ڈگلس نے نفی میں سر ہلایا... یہ انکار کا انداز نہیں تھا بلکہ مناسب جواب حاصل نہ دینے کی بے بسی تھی۔ ہم نے بھی زور نہیں دیا۔ جلد یا بدیر ہم یہ جواب حاصل کر ہی لیتے۔

کرونی نے کہا۔ ''مسٹر ڈگلس! انسانی کھوپڑی ہی کیوں؟ آخر تمہیں اس قسم کی ڈراؤنی چیز کہاں سے ملی؟''

اس نے آنکھیں بند کیں۔ پھر کھولیں۔ ''ایشر اس چیز کو اپنی ڈیسک کے عقب والے شیلف میں رکھتا تھا۔ وہ اس وقت ڈیسک پر بیٹھا تھا جب... جب میں نے یہ قدم اٹھایا۔''

''ایک انسانی کھوپڑی کو وہ اپنی اسٹڈی میں کھلے عام رکھتا تھا۔'' کرونی نے تعجب کا اظہار کیا۔ ''آخر کس لیے؟''

''اس کی حسِ مزاح آسیبی قسم کی تھی۔ اس کے ملاقاتی کھوپڑی دیکھ کر جو ردِعمل پیش کرتے، ایشر اس سے حظ اٹھاتا تھا۔ اس کے لیے کھوپڑی ''میمونٹو موری'' تھی۔''

''کیا؟''

''یادداشت... موت کی یادداشت۔'' ڈگلس نے ''میمونٹو موری'' کی وضاحت کی۔

''کیا یہ قابلِ نفرت قسم کا مزاج نہیں ہے؟'' کرونی نے میری جانب دیکھا۔

''پاگل پن۔'' میں بڑبڑایا۔

''نہیں۔'' ڈگلس نے مداخلت کی۔ ہم دونوں چونک پڑے۔

''ایشر ایک بے خوف اور شفیق القلب انسان تھا۔ موت اس کے لیے پریشان کن یا خوف کھانے والی چیز نہیں تھی... ایک لحاظ سے اس نے اپنی زندگی موت کے حوالے کر رکھی تھی... میں یہ بات آپ کو ٹھیک طرح نہیں سمجھا سکتا۔''

ہم دونوں کی نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ کرونی بولا۔ ''تم کوشش کرو سمجھانے کی... ہم کچھ سمجھ نہیں پا رہے۔''

''وہ ایک مشہور و معروف اینتھرو پولوجسٹ تھا۔'' ڈگلس نے کہا۔ اس نے مایا اور ایزٹک نسلوں کے بارے میں کافی کتابیں لکھی تھیں۔ یونیورسٹیز اور اینتھرو پولوجیکل ڈپارٹمنٹ میں، بطور لیکچرار اور کنسلٹنٹ اس کی بڑی مانگ تھی... پری، کولمبین ریسرچ میں اسے خاص دسترس حاصل تھی...''

''یہ ہم، قریب قریب جانتے ہیں۔'' میں نے کہا۔ ''تم یہ بتاؤ کہ تم ایشر کے فل ٹائم سیکریٹری تھے؟''

''ہاں، میں اس کی تحقیق میں مدد کرتا تھا۔ میکسیکو، سینٹرل امریکا وغیرہ کی مہمات میں اس کے ساتھ ہوتا تھا۔ نوٹس تحریر کرتا تھا۔ اس کے مسودے ٹائپ کرتا تھا۔ کاروباری خط و کتابت...''

''اس کے لیے تم کتنے عرصے سے کام کر رہے تھے؟''

گوہر شناس

نوح ناروی ایک جگہ مدعو تھے، اعلیٰ فیملی تھی اور بہت پُرتکلف کھانا تھا۔ کھانے کے بعد صاحبِ خانہ نے استاد سے کلام کی درخواست کی اور انہوں نے چند غزلیں سنائیں۔ جب وہ خاموش ہوئے تو صاحبِ خانہ کی صاحبزادی نے ان سے کہا:

''تعجب ہے کہ آپ غیر ملکی ہو کر اردو میں اتنے اچھے اشعار کہتے ہیں۔''

نوح ناروی نے چونک کر اسے دیکھا اور بولے۔

''بی بی، کیا فرمایا؟ میں غیر ملکی؟''

''جی ہاں۔'' صاحبزادی بولیں۔

''آپ ناروے کے رہنے والے ہیں نا!''

(مرسلہ: صائمہ امتیاز، ملکوال)

میں نے ڈگلس کی بات کاٹ دی اور کرونی کو اشارہ کیا معلوم کرے کہ لیب کریو آیا یا نہیں...؟ کورونر کو بھی اب تک پہنچ جانا چاہیے تھا۔

''آٹھ برس سے۔''

''کیا تمہاری رہائش یہیں تھی؟''

''ہاں، جنوبی سمت میں میرا کمرا تھا۔''

''اور کون کون رہتا ہے یہاں؟''

''کوئی نہیں۔ کئی برس پہلے جب اس کی بیوی نے اسے چھوڑا تو پھر دوبارہ اس نے شادی نہیں کی۔ نہ ہی اس کا کوئی قریبی رشتے دار ہے۔''

اس دوران میں کرونی نے واپس آکر عملے کی کارروائی کی اطلاع دی۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ سوالات شروع کر دیے۔ ''کیا ایشر کو مارنے کا ارادہ تم نے پہلے ہی کر لیا تھا؟''

''نہیں، اسے قتل کرنے کا کوئی منصوبہ میرے ذہن میں پہلے سے موجود نہیں تھا۔''

''تو آج کوئی تکرار یا جھگڑا ہوا تھا؟''

''نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔''

''پھر تمہیں کس چیز نے اکسایا کہ تم نے اسے مار ڈالا؟'' میں نے پوچھا۔

اس نے پھر نفی میں سر ہلایا اور صوفے پر پیچھے کی جانب گر گیا۔ وہ کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا تھا جو کمرے میں موجود

نہیں تھی۔ ہم دونوں خاموشی سے اسے دیکھتے رہے۔
''یہ... یہ... دراصل ایک انکشاف تھا۔'' بالآخر وہ بولا۔
''کیسا انکشاف؟''
اس نے ایک گہری سانس لی۔ ''ایک روز قبل مجھے ایک اور انٹرویو لوجسٹ کی جانب سے خط موصول ہوا تھا۔ اس کے ساتھ میری ملاقات کچھ عرصے قبل ایشر کے ذریعے ہوئی تھی۔'' ڈگلس نے بولنا شروع کیا۔ ''وہ مجھے اپنے ساتھ کام کرنے کی دعوت دے رہا تھا... تنخواہ بھی اچھی خاصی بڑھ کر تھی۔ میں غور کرنے پر مجبور ہوگیا۔ بالآخر فیصلہ کیا کہ مجھے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے لیکن جب میں نے ایشر کو بتایا تو اس نے میرا استعفا نامنظور کردیا۔ اس کا خیال تھا کہ میری خاموشی اس وقت تک برقرار ہے جب تک میں اس کے ساتھ منسلک ہوں... اس نے مجھے دھمکی بھی دی کہ مجھے ایشر کو چھوڑنے کا خیال دل سے نکال دینا چاہیے...''
''رکو، رکو... ذرا رک جاؤ...'' میں نے مداخلت کی۔ ''تم کس خاموشی کی بات کررہے ہو؟''
ڈگلس پھر چپ ہوگیا۔ میں نے کرونی کی جانب دیکھا لیکن زبان بند رکھی۔
''چھ سال پہلے کی بات ہے۔'' آخر اس نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ ہم دونوں خاموش تھے۔ وہ پھر سکتے میں چلا گیا۔
کچھ دیر بعد وہ پھر گویا ہوا۔ ''چھ سال پہلے... ایشر کی سمر لاج، جو ''لیک پورٹن'' میں ہے، وہاں اس کی بیوی اپنے آشنا کے ساتھ مردہ پائی گئی تھی۔''
ہم دونوں اسے گھور رہے تھے۔ کرونی بول پڑا۔ ''کیا کچھ دیر قبل تم نے نہیں بتایا تھا کہ ایشر کی بیوی اسے چھوڑ گئی تھی؟''
''کیا میں نے ایسا کہا تھا؟'' اس نے خالی خالی نظروں سے ہمیں دیکھا۔ ''ہاں، شاید میں نے کہا تھا۔'' اس نے خود ہی اعتراف کرلیا۔ ''میں یہ جھوٹ اسی طرح اَن گنت بار مختلف افراد سے بول چکا ہوں۔ لہٰذا میکانکی طور پر وہی بات پھر میری زبان سے ادا ہوگئی۔ اس کی بیوی میلڈا اور اس کا آشنا لیک پورٹن میں مردہ حالت میں پائے گئے تھے۔ یہی سچ ہے۔''
''ٹھیک ہے۔ وہ دونوں کیسے ہلاک ہوئے؟''
''گیس۔'' اس نے بتایا۔ ''یہ چھ سال قبل ستمبر کے مہینے میں ہفتے کا دن تھا۔ اس دن صبح ایشر نے فیصلہ کیا کہ وہ چند روز سمر لاج میں گزارے گا۔ وہ جو کتاب لکھ رہا تھا، اس میں اسے دقت پیش آرہی تھی۔ اس نے خیال ظاہر کیا کہ ماحول کی تبدیلی سے اس کا ذہن رواں ہوجائے گا اور اسے کتاب تحریر کرنے میں سہولت ہوگی۔ وہ اکیلا ہی صبح آٹھ بجے نکل گیا۔'' ڈگلس چپ ہوگیا۔
کرونی نے کوئی سوال کرنا چاہا لیکن میں نے اشارے سے اسے منع کردیا۔
''ایک گھنٹے بعد مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اپنی کار میں سمر لاج کی جانب روانہ ہوگیا۔''
''کیا مطلب؟'' کرونی نے پوچھا۔
''مم... مجھے معلوم تھا کہ میلڈا سمر لاج میں مقیم ہے۔''
''کیا اسے وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا؟'' میں نے سوال کیا۔
''اسے لاس اینجلس میں اپنی دوست کے پاس ہونا چاہیے تھا۔''
''تمہیں، کیونکر یہ بات معلوم ہوئی؟ اور کیا ایشر بے خبر تھا؟''
''بظاہر وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ لاس اینجلس میں ہے۔''
''میلڈا نے یہ بات شوہر کو کیوں نہیں بتائی؟''
''وہ ایشر سے نفرت کرتی تھی۔''
ہم دونوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔
''شوہر کو بظاہر پتا نہیں تھا جبکہ تمہیں معلوم تھا کہ وہ لاس اینجلس میں نہیں بلکہ سمر لاج میں ہے۔ مسٹر ڈگلس! بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی؟'' میں نے نرمی سے سوال کیا۔
وہ خاموش تھا۔
''کیا وہ تمہیں پسند کرتی تھی؟''
''پتا نہیں...''
''اور تم؟''
''وہ ایک اچھی اور دلکش خاتون تھی۔'' ڈگلس نے بالواسطہ جواب دیا۔
''کیا تم اسے پسند کرتے تھے؟'' میں نے کھل کر واضح سوال کیا۔
وہ پھر سوچ میں ڈوب گیا۔ اس مرتبہ وہ کافی دیر تک خاموش رہا۔ بہت حد تک جواب ہمیں مل گیا تھا۔ میں نے سوال نہیں دہرایا۔ کرونی نے دوسرا سوال کیا۔

''تم سمر لاج پہنچے تو کیا ہوا؟''

''ایشر اندر تھا۔ کچن کے قریب والے کمرے کے بستر پر وہ دونوں برہنہ حالت میں مردہ پڑے تھے۔''

''وہ شخص کون تھا؟''

''میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔''

''جب تم پہنچے تو ایشر کا ردِعمل کیا تھا؟''

''وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا... اس نے کوئی ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔ وہ مجھے بتانے لگا کہ جب وہ وہاں پہنچا تو پورا گھر گیس سے آلودہ تھا۔ اس کے بیان کے مطابق اس نے پہلے خراب گیس ہیٹر کا گیس کے ساتھ رابطہ منقطع کیا... پھر کھڑکیاں اور دروازے کھول کر ایگزاسٹ چلا دیے۔ میں پہنچا تو گھر کی فضا صاف تھی۔''

''کیا تم نے اس کے بیان پر یقین کر لیا تھا؟''

''میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا... میلڈا، ایشر سے نفرت کرنے کے باوجود کوئی بے وفا خاتون نہیں تھی۔ وہ ایک خاموش طبع اور شاندار خاتون تھی۔''

''تم یہ سب کیسے کہہ سکتے ہو؟''

''میں ایشر کے پاس عرصے سے ملازم تھا۔ دوسرے یہ کہ میلڈا کبھی کبھار اُداس اور اکیلی ہوتی تو مجھ سے بات کر لیتی تھی۔''

''اُداسی کی وجہ؟''

''مجھے نہیں پتا... میرا خیال ہے کہ یہ میاں بیوی کے نجی معاملات سے متعلق تھے۔''

''کیا ایشر کسی اور خاتون میں دلچسپی رکھتا تھا؟''

''نہیں۔''

''تم دونوں کے تعلقات کی نوعیت کیسی تھی؟'' کرونی نے سوال اٹھایا۔

میں نے محسوس کیا کہ ڈگلس کو یہ سوال واضح طور پر بُرا لگا تھا۔ وہ کچھ دیر چپ رہا۔

''کوئی خاص بات نہیں تھی۔'' اس نے جواب دیا۔

''تم نے کہا کہ وہ بے وفا نہیں تھی پھر تم نے سمر لاج پر ایشر کے بیان پر یقین کیسے کر لیا؟''

''میں نے جو کچھ دیکھا، اس کے بعد میں وقتی طور پر بدحواس ہو گیا تھا۔''

''کیا ایشر پر بھی بُرا اثر ظاہر ہوا تھا؟''

''ایسا لگ رہا تھا لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں تھا۔''

''وہ کیسے؟''

''مجھے یہ سب سازش لگ رہی تھی... کیونکہ جب میں نے اسے پولیس سے رابطہ کرنے کے لیے کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ وہ جواز پیش کر رہا تھا کہ اس کی شہرت کو نقصان پہنچے گا اور ایک اسکینڈل کھڑا ہو جائے گا۔ نتیجتاً اس کی قیمتی ساکھ بری طرح متاثر ہو جائے گی... وہ اطمینان سے لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔''

''کیسا منصوبہ؟''

''وہ جھیل کے قریب کہیں دونوں لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پھر میلڈا کے غیاب سے متعلق اس نے ایک جھوٹ گھڑ لیا تھا کہ وہ اپنے پیدائشی علاقے بوسٹن گئی تھی اور واپس نہیں آئی۔ اسے یقین تھا کہ اس کی ساکھ کو دیکھتے ہوئے اس کی بات پر یقین کیا جائے گا۔ ان کے کوئی خاص دوست احباب اور رشتے دار بھی نہیں تھے... اور ایسا ہی ہوا۔''

''تو تم نے اس معاملے میں اس کا ساتھ دیا؟''

''اور میں کیا کرتا... میں ایک عام سا آدمی ہوں۔ اس وقت ویسے ہی میں دماغی طور پر انتشار کا شکار ہو گیا تھا۔''

''آگے؟''

''میں نے اس کے ساتھ مل کر لاشوں کو جھیل سے ایک میل دور چٹانی پتھروں کے دامن میں دفنا دیا۔''

''اور تم نے چھ سال تک اپنی زبان بند رکھی... جب تک آج صبح کا حادثہ نہ ہو گیا؟'' کرونی نے کہا۔

''ہاں۔''

''جب تم نے ملازمت تبدیل کرنے کی بات کی تو ایشر نے تمہیں کس قسم کی دھمکی دی؟''

''اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے مار دے گا۔''

''حادثاتی اموات پر تم چھ برس خاموش رہے... وہ کیوں اس خطرے کو بڑا کر کے دیکھ رہا تھا کہ تم خاموشی توڑ دو گے جبکہ تم نے اس کی مدد کی تھی اور اتنا عرصہ خاموش رہے... ظاہر ہے کہ راز اگلنے کی صورت میں، کسی نہ کسی حد تک تم بھی پھنس جاتے پھر وہ تمہیں مارنے کی بات کیوں کر رہا تھا؟''

''میں نے بھی اس سے یہی بات کی تھی۔'' ڈگلس نے کہا۔

''تو اس نے کیا کہا؟''

''سچ۔''

''سچ، کیسا سچ؟'' ہم دونوں نے تعجب سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ ڈگلس خاموش بیٹھا تھا۔

''تم کسی سچ کی بات کر رہے تھے؟'' میں نے بے چینی

محسوس کی۔

''اس نے... ان دونوں کو قتل کیا تھا۔'' ڈگلس نے دھماکا کیا۔ ''تب مجھے اندازہ ہوا کہ اگر چھ برس قبل میں اس کی بات کا یقین نہ کرتا اور اس کی مدد نہ کرتا تو وہ مجھے بھی اسی وقت مار دیتا۔''

''کیا، اس نے ایسا کہا تھا تم سے... میرا مطلب ہے کہ آج صبح کی تکرار میں؟''

''ہاں۔''

''تو تمہیں احساس ہوا کہ تم دہرے قتل کے مجرم کا چھ برس تک ساتھ دیتے رہے۔ اس احساس کے بعد تم مشتعل ہو گئے اور تم نے کھوپڑی کو کھوپڑی سے توڑ دیا۔''

''نہیں۔'' ڈگلس نے انکار کیا۔ اس جواب پر ہم دونوں ہی چکرا گئے۔ عجیب شخص ہے...

''اگرچہ اس انکشاف نے مجھے دہلا دیا تھا اور میں نے اس کے خلاف شدید نفرت محسوس کی... مجھے خیال بھی آیا کہ میں اس ذلیل شخص کو ختم کر دوں لیکن میں نہیں کر سکا کیونکہ میں ایک پُرتشدد اور قاتل ذہنیت کا حامل نہیں ہوں۔'' ڈگلس نے کہا۔

''خوب۔'' میں نے سر کھجایا۔ ''تمہاری بات کا کیا مطلب سمجھوں؟''

''درحقیقت، یہ ایک دوسرا انکشاف تھا جس نے میرے اندر ایک قاتل کو جنم دے ڈالا۔''

انکشاف... انکشاف... انکشاف در انکشاف... آخر یہ آدمی مزید اور کتنے انکشافات کرے گا؟ میں نے الجھن زدہ نظروں سے کرونی کو دیکھا اور اندازہ لگایا کہ وہ بھی ڈگلس کے انکشافات کے سلسلے سے جھلاہٹ محسوس کر رہا ہے۔

''پانی منگواؤ یار۔'' میں نے کرونی سے درخواست کی۔ لگ رہا تھا کہ انکشافات کا سلسلہ ابھی چلتا رہے گا۔ میں نے دل میں سوچا اور ڈگلس کو گھورنے لگا۔

''اچھا تو مسٹر ڈگلس... یہ کون سا نیا انکشاف تھا؟'' میں نے اکتائے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

وہ خاموش بیٹھا رہا۔ مجھے اس کی وقفے وار خاموشی سے چڑ ہونے لگی تھی۔ تاہم میں نے برداشت کا مظاہرہ کیا۔ شاید یہ اس کی عادت تھی۔

''اس نے قتل کے ایک سال بعد کوئی اور ہی حرکت کی تھی۔ میں اب تک نہیں سمجھ سکا کہ آج صبح اس نے یہ انکشاف کیوں کیا؟ کیا وہ پاگل ہو گیا تھا؟ دیوانہ ہو...''

''مسٹر ڈگلس!'' میں نے دانت بھینچے۔ ''میں درخواست کروں گا کہ ''انکشاف'' کی جگہ کوئی اور لفظ استعمال کریں یا پھر انکشافات کے سلسلے پر فل اسٹاپ لگائیں۔'' مجھے لگ رہا تھا کہ یہ آدمی مجھے پاگل کر دے گا، اس کے بعد ہی اس کی کہانی ختم ہوگی۔ کئی بار میں نے ارادہ کیا کہ کیس تو حل شدہ ہے، اسے ہتھکڑیاں ڈالوں اور لے چلوں۔

میرے ردِعمل پر اس نے حیرت سے مجھے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن تیر رہی تھی۔ شاید وہ ہمارے احساسات کی تہ تک نہیں پہنچ سکا تھا۔

''میں سمجھا نہیں؟'' وہ بولا۔

''اچھا آپ آگے بڑھیے، ہم سمجھ رہے ہیں۔''

''وہ واقعی پاگل ہو گیا تھا... اگر وہ یہ بات نہ بتاتا تو شاید اس وقت زندہ ہوتا۔'' اس نے اچانک غیر متوقع طور پر ہنسنا شروع کر دیا۔

میں نے اپنی مٹھیاں بھینچیں اور کرونی کو دیکھا جو پہلے ہی دانت کچکچا رہا تھا۔

مجھے خیال آیا کہ ڈگلس خود اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کرونی بیلٹ سے ہتھکڑیوں کی جوڑی الگ کر رہا ہے۔

''مسٹر ڈگلس...'' میں نے بلند آواز میں اسے پکارا۔

اس کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ میں نے ہاتھ کے اشارے سے کرونی کو اپنی جگہ پر ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ ڈگلس ہوش و حواس میں ہے اور آخری انکشاف کرنے والا ہے۔

''میں اب تک غلط سمجھتا رہا تھا۔ ایشر کی ''میمونٹو موری'' میکسیکو سے نہیں آئی تھی۔''

''افریقا سے آئی ہوگی... کیا فرق پڑتا ہے۔'' میں ہنّا گیا۔

''نہیں، وہ کھوپڑی ''لیک پورٹن'' سے آئی تھی۔ ایشر نے آج صبح مجھے یہی بتایا تھا کہ ایک سال بعد اس نے جھیل سے ایک میل دور دوبارہ کھدائی کی تھی اور میلڈا کی کھوپڑی لے آیا تھا... ایشر کو ختم کرنے کے لیے اس سے زیادہ موزوں ہتھیار کوئی اور نہیں تھا... میں اتنے عرصے تک اس کی اسٹڈی میں اس عورت کی کھوپڑی کی موجودگی میں کام کرتا رہا... جس سے... جس سے میں خاموش محبت کرتا تھا۔ وہ میری زندگی کی واحد عورت تھی جس سے میں... میں...'' ڈگلس کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔ ہم دونوں خود کو ہونق محسوس کر رہے تھے۔